جناب ثروت صولت

محمد فواد کوپرولو

تاریخ ترکی کے جدید دور میں دو ایسے محقق ہوتے ہیں جنھوں نے علمی تحقیق و تنقید کے میدان میں بین الاقوامی شہرت حاصل کی۔ ان میں ایک ذکی ولیدی طوغان (۱۸۹۰ء تا ۱۹۷۰ء) ہیں اور دوسرے پروفیسر محمد فواد کوپرولو (۱۸۹۰ء تا ۱۹۶۶ء)۔ اول الذکر کی تحقیق کا میدان تاریخ ہے اور ثانی الذکر کی تحقیق کا میدان ترکی ادب ہے۔

پروفیسر محمد فواد کا تعلق وزیروں کے اس مشہور خاندان سے ہے جس نے سترھویں صدی کے نصف آخر میں گراں بہا خدمات انجام دی تھیں اور روبہ زوال عثمانی سلطنت میں ایک بار پھر زندگی کی لہر دوڑا دی تھی۔ محمد فواد کے اجداد میں احمد کوپرولو جن کو عثمانی تاریخ کا سب سے بڑا وزیر کہا جاتا ہے، اس خاندان کے ممتاز ترین وزیر تھے۔ یہ خاندان علمی ذوق اور علم و ادب کی سرپرستی میں بھی ممتاز تھا۔ چنانچہ دارالخلافہ استنبول میں کتب خانہ کے لیے علیحدہ عمارت سب سے پہلے احمد کوپرولو نے ہی تعمیر کی تھی۔ وزیر اعظم بننے سے پہلے وہ درس و تدریس کے فرائض انجام دیتے تھے اور اس زمانہ میں اور بعد کے زمانے میں انھوں نے جو قیمتی کتابیں جمع کی تھیں وہ سب انھوں نے مذکورہ کتب خانہ کو دے دیں۔ اس علمی ذوق کی وجہ سے ان کو ترکی تاریخ میں احمد فاضل کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ محمد فواد کوپرولو نے جو علمی خدمات انجام دیں اور جدید ترکی کی سیاست میں جو نمایاں حصّہ لیا وہ دراصل ان کی ان ہی خاندانی روایات کے مطابق تھا۔

محمد فواد کوپرولو ۲۲ر نومبر ۱۸۹۰ء کو استنبول میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام اسمٰعیل اور والدہ کا نام خدیجہ تھا۔ شروع عمر میں وہ ترکی روایات کے مطابق کوپرولو زادہ کہلاتے تھے۔
محمد فواد کوپرولو نے ابتدائی تعلیم استنبول میں مرجان کے اعدادی مدرسہ میں پائی۔ سترہ سال کی عمر میں شہر کے مدرسۂ قانون میں داخلہ لیا لیکن یہ تعلیم ان کو پسند نہ آئی اور انھوں نے مدرسہ

چھوڑ دیا۔ اب انھوں نے علمی و ادبی مشاغل اختیار کیے۔ ترکی تاریخ اور ادب سے متعلق ان کے اوّلین مضامین ۱۹۰۹ء میں شائع ہوئے۔ غالباً ان کی یہی ادبی خدمات تھیں جن کی بدولت وہ ۱۹۱۳ء میں جبکہ ان کی عمر صرف ۲۳ سال تھی دار الفنون یعنی استنبول یونیورسٹی میں ترکی ادب کے پروفیسر مقرر ہوگئے۔ اس کے بعد تیس سال تک انھوں نے استنبول یونیورسٹی اور انقرہ یونیورسٹی میں مختلف حیثیتوں سے تدریسی فرائض انجام دیئے اور کئی مرتبہ کلیۂ ادب کے ڈین منتخب ہوئے۔ علم السیاست کے مدرسہ میں سیاسی تاریخ کے معلم اور اکیڈمی آف فائن آرٹس میں تاریخِ تہذیب کے پروفیسر رہے۔

درس و تدریس کے ساتھ ساتھ محمد فواد کوپرولو نے علمی و ادبی سرگرمیوں اور تصنیف و تالیف کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔ ان کی ادبی زندگی کا آغاز عبدالحق حامد[۱] احمد ہاشم اور ضیا گوک الپ[۲] کی تقلید میں شعر کہنے سے ہوا۔ لیکن جلد ہی شاعری اور تنقیدِ ادب کو ترک کر کے علمی تحقیق کی طرف متوجہ ہوگئے اور ایسی بے بہا تحقیقی کتابیں اور مضامین تحریر کیے کہ ترکی تاریخ اور ادب پر ان کو بین الاقوامی طور پر سند تسلیم کر لیا گیا۔ ان کو بین الاقوامی تحقیقی اداروں کی طرف سے دعوتیں آنے لگیں اور انھوں نے اس سلسلے میں ۱۹۲۳ء اور ۱۹۳۴ء کے درمیان مشرقی ثقافت اور تہذیب سے متعلق کئی بین الاقوامی کانفرنسوں میں حصہ لیا۔ ہیڈل برگ (جرمنی)، ایتھنز (یونان) اور پیرس (فرانس) کی یونیورسٹیوں سے ان کو علمی اعزازات ملے۔ ۱۹۲۸ء میں روس کی سوویٹ اکیڈمی آف سائنسز نے اعزازی رکن بنایا لیکن ۱۹۴۸ء میں یہ رکنیت ختم کر دی[۳]۔

---

[۱] عبدالحق حامد (۱۸۵۲ء تا ۱۹۳۷ء) اور احمد ہاشم (۱۸۸۵ء تا ۱۹۳۳ء) جدید ترکی کے صفِ اوّل کے شاعروں میں شمار ہوتے ہیں۔ عبدالحق حامد کے پہلے مجموعۂ کلام "صحرا" نے جو ۱۸۷۹ء میں شائع ہوا تھا، بعد کی ترکی شاعری پر گہرا اثر ڈالا۔

[۲] ضیا گوک الپ (۱۸۷۵ء تا ۱۹۲۴ء) بھی شاعر تھے لیکن انھوں نے زیادہ شہرت ایک مفکر اور ماہر عمرانیات کی حیثیت سے حاصل کی۔ ترکی قومیت کو فکری بنیاد ان ہی کی تحریروں نے فراہم کی۔

[۳] CURRENT BIOGRAPHY ۱۹۰۳ء، ص ۳۲۷ - ۳۲۹۔

کوپرولو ہنگری، چیکوسلوواکیہ اور جرمنی کی علمی انجمنوں کے رکن بھی تھے۔

فواد کوپرولو نے ترکی میں بعض علمی اداروں کی بنیادیں بھی ڈالیں جن میں ترکیات کا انسٹی ٹیوٹ قابلِ ذکر ہے جو ۱۹۲۴ء میں قائم کیا گیا۔ اس کے علاوہ انھوں نے ترکی ثقافت سے متعلق دو اہم رسالے بھی جاری کیے۔ ان میں ایک "ملی تبتع لر مجموعہ سی" اور دوسرا "ترکیات مجموعہ سی" ہے۔[۴] وہ ترکی کی انجمنِ تاریخ کے صدر بھی رہے ہیں۔

سیاسی خدمات

محمد فواد کوپرولو نے علمی تحقیقات کے ساتھ اپنے ملک کی سیاسی زندگی میں بھی نمایاں حصہ لیا ہے۔ ان کی سیاسی زندگی بائیس سال کے طویل عرصے میں پھیلی ہوئی ہے۔ وہ پہلی مرتبہ سیاست کے میدان میں ۱۹۳۵ء میں داخل ہوئے اور قارص (مشرقی اناطولیہ) سے مجلس کبیر ملی یا ترکی پارلیمنٹ کے ممبر منتخب ہوئے۔ وہ اس زمانے میں اتاترک کی خلق پارٹی میں شامل تھے لیکن بعد میں جمہوریت کی حمایت کرنے کی وجہ سے ان کو خلق پارٹی سے نکال دیا گیا اور انھوں نے عدنان مندریز اور جلال بایار کے ساتھ مل کر جنوری ۱۹۴۶ء میں ڈیموکریٹک پارٹی قائم کی۔[۵] فواد کوپرولو ۱۹۳۵ء کے بعد سے برابر پارلیمنٹ کے رکن منتخب ہوتے رہے اور ۱۴رمئی ۱۹۵۰ء کو جب ڈیموکریٹک پارٹی عام انتخابات میں کامیاب ہوئی تو وہ ۲۲رمئی کو وزیرِ خارجہ مقرر ہوئے اور اس عہدے پر ۱۹۵۷ء تک فائز رہے۔

فواد کوپرولو کا ۲۸رجون ۱۹۶۶ء کو استنبول میں انتقال ہوا۔

فواد کوپرولو کی سیاسی خدمات کی اہمیت اپنی جگہ پر ہے لیکن جس چیز نے ان کو بین الاقوامی شہرت بخشی وہ ان کی علمی اور تحقیقاتی خدمات ہیں۔ وہ پہلے ترک محقق ہیں جنھوں نے اس بات پر زور دیا کہ ادبی تاریخ ایک قوم کی تہذیبی تاریخ کا ایک جزو ہے۔ ادب ایک اجتماعی

---

[۴] 50 YILIN TURK EDEBIYATI (پچاس سالہ ترکی ادب) مؤلفہ رووف معلو آئے۔ استنبول، ۱۹۷۳ء صفحات ۶۹۳-۶۹۴-

[۵] CURRENT BIOGRAPHY، ۱۹۵۳ء، صفحات ۳۲۷-۳۲۹

اور عمرانی محصول (پیداوار) ہے اس لیے اس کی تحقیق عمرانیات کے اصولوں کے مطابق ہونی چاہیے۔ انھوں نے تمدن کے مختلف مرحلوں کی درجہ بندی کی اور مختلف ادوار اور اشخاص کا جا۔ یہ تاریخی اصولوں کے تحت تجزیہ کیا اور پہلی مرتبہ ماخذ کا حوالہ دینے کا اہتمام کیا۔

انھوں نے ترکی ادب کی پیدائش، ترقی، اس کی مختلف شاخوں اور ان کی خصوصیات اور رجحانات کے متعلق فکر انگیز کتابیں اور مقالے لکھے۔ عثمانی دور کے ادبی تذکرے صرف ان شعرا اور اہلِ قلم کے بارے میں معلومات فراہم کرتے ہیں جو عثمانی دور اور عثمانی مملکت کی حدود میں تھے۔ فواد کوپرولو نے اپنی تحقیقات کا دائرہ پوری ترک قوم تک بڑھا دیا۔ اور قبل از اسلام کے دور کو بھی تحقیقات میں شامل کر لیا۔ انھوں نے عثمانی دور اور اس سے قبل کے دور کے ان شاعروں اور ادیبوں سے لوگوں کو روشناس کرایا جن کے نام تک سے کوئی واقف نہیں تھا، مثلاً شیاد حمزہ اور احمد فقیہ۔ متعدد شعرا کی تاریخِ پیدائش اور موت کی تاریخ کا تعین کیا۔ آج یونس امرہ کو ترکی زبان کا ایک عظیم شاعر قرار دیا جاتا ہے، لیکن فواد کوپرولو کی تحقیقات سے پہلے وہ صرف ایک معمولی درویش سمجھے جاتے تھے۔ اسلام سے قبل کی ترکی ادبیات پر تو صرف فواد کوپرولو ہی نے کام کیا ہے [۶]

فواد کوپرولو نے مغربی مستشرقین اور ماہرینِ ترکیات کی غلطیوں کی اصلاح کی جس کی وجہ سے یورپ کی متعدد یونیورسٹیوں اور علمی اداروں کے رکن منتخب ہوئے اور متعدد بین الاقوامی علمی اجتماعات میں شرکت کر کے ترکی کی نمائندگی کی۔ اس لحاظ سے وہ پہلے ترک محقق ہیں جن کو یہ اعزاز ملا۔ ان کی تصانیف کے موضوعات کثیر ہیں۔ شرقیات، ترک مدنیت اور ثقافت ترک ادب، ادبی تنقید، لسانیات، مذہب، قوانین، اقتصادی اور سیاسی تاریخ، غرض یہ سب ان کے دائرۂ تحقیق میں آجاتے ہیں اور ان سب پر انھوں نے بکثرت مقالے اور کتابیں لکھیں۔

---

[۶] 50 YILIN TÜRK EDEBIYATI - از رؤف مطلو آئے، ص ۶۹۳ - (استنبول ۱۹۷۳ء)

تصانیف کے علاوہ فواد کوپرولو نے ترکی کی بعض کم یاب اور نادر کلاسیکی کتابوں کو بھی اپنے بیش قدر حواشی کے ساتھ مرتب کیا۔[۵]

فواد کوپرولو کی خدمات کے اعتراف کے طور پر ان کی ساٹھویں سالگرہ کے موقع پر ارمغان فواد کوپرولو (FUAT KOPRULU ARMAGANI) کے نام سے ۱۹۵۳ء میں ایک کتاب شائع ہوئی تھی جس میں ترک اور مغربی فضلا نے ان پر مضامین لکھے۔ اس کتاب میں مشہور ترک مورخ عثمان توران نے ان کی اس وقت تک کی تصانیف کی مکمل فہرست دی ہے۔ چونکہ اس کتاب تک راقم الحروف کی رسائی نہیں ہو سکی اس لیے دوسرے مختلف ماخذ کی مدد سے فواد کوپرولو کی تصانیف کی فہرست مرتب کرنے کی کوشش کی ہے جو حسب ذیل ہے۔

تصانیف

۱۔ **ینی عثمانلی تاریخ ادبیات:** (نئی عثمانی تاریخ ادب)۔ یہ کتاب فواد کوپرولو اور شہاب الدین سلیمان (۱۸۸۵ء تا ۱۹۲۱ء) نے مل کر مرتب کی تھی۔ اس کی دو جلدیں ہیں لیکن اس کی صرف ایک جلد ابھی تک شائع ہوئی ہے جو آغاز سے وزیر اعظم ابراہیم پاشا نوشہری کے عہد تک کے حالات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کی اہمیت یہ ہے کہ اس میں پہلی مرتبہ مغربی انداز تنقید کو اپنایا گیا ہے اور اس کے مقدمہ میں وضاحت کی گئی ہے کہ ادبی تاریخ فی الحقیقت تہذیبی تاریخ کا ایک حصہ ہوتی ہے۔ کتاب میں مادی اور روحانی پس منظر کے ساتھ داستانوں، لوک گیتوں اور لوک کہانیوں کے بارے میں مثبت معلومات فراہم کی گئی ہیں وسطی ایشیا میں پائے جانے والے ساتویں صدی کے اورخون کتبوں اور یوسف حاجب کی کتاب کتادگو بیگ کے بارے میں پہلی مرتبہ ترکی زبان میں معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ اسی طرح مولانا روم کے صاحبزادے سلطان ولد کی شاعری اور یونس امرہ کے بارے میں پہلی مرتبہ تحقیق کی گئی ہے۔ اس کے بعد ابراہیم نوشہری تک ذیل کے چار عنوانات کے تحت عثمانی دور کی ادبی تاریخ کا تجزیہ کیا گیا ہے:

---

[۵] "ترکوں کی اسلامی خدمات" از پروفیسر جولیس جرمانوس (اورنگ آباد ۱۹۳۲ء)

(۱) تصوف کا دَور۔ (۲) محلاتی دَور۔ (۳) دَورِ عروج اور (۴) فکری دَور۔ یہ کتاب ۱۹۱۳ء میں شائع ہوئی تھی [شہ]

۲۔ **حیاتِ فکریہ** : یہ فواد کوپرولو کے ابتدائی دَور کے مقالوں کا مجموعہ ہے جو ۱۹۰۹ء میں شائع ہوا تھا [۹ہ]

۳۔ **تورک ادبیات اتک متصوّفات** :(ترکی ادب میں ابتدائی متصوفین)۔ نہایت عالمانہ کتاب ہے اور ابتدائی دَور کے صوفیا اور ان کے کلام کے بارے میں نئی معلومات پیش کی گئی ہیں اور متعدد شعرا کا جن کا پہلے کوئی نام بھی نہیں جانتا تھا پہلی مرتبہ تعارف کرایا گیا ہے۔ یہ کتاب پہلے ۱۹۱۸ء میں شائع ہوئی پھر ۱۹۶۶ء میں۔

۴۔ **ترکیہ تاریخی** (تاریخِ ترکی) : ۱۹۲۳ء میں شائع ہوئی۔

۵۔ **بیوگیونکو ادبیات** (جدید ادبیات) : یہ مقالوں کا مجموعہ ہے جو ۱۹۲۴ء میں شائع ہوا۔ تحقیق و تجزیہ کے جدید ترین اصولوں پر لکھی گئی ہے۔

۶۔ **ترک ادبیات تاریخی** (ترکی ادب کی تاریخ) : یہ کتاب دو حصوں میں ہے اور اس کی اشاعت نے ترکی ادب میں ایک انقلاب پیدا کر دیا۔ یہ کتاب ۱۹۲۰ء اور ۱۹۲۱ء میں شائع ہوئی۔

۷۔ **ملی ادبیات جریانن الک مبشرلر** [نلہ] (قومی ادب کی تحریک کے اوّلین پیش رو): مطبوعہ ۱۹۲۸ء

۸۔ **دیوان ادبیات انتولوژی سی** [لله] (دیوان ادبیات کا مجموعہ کلام) : یہ عثمانی دَور کے شعرا کے منتخب کلام کا معیاری مجموعہ ہے۔ چونکہ اس دَور کے شعرا صاحبِ دیوان ہوتے تھے،

شہ TURK EDEBIYATI TARINI (ترکی ادب کی تاریخ)، مرتبہ حسنی ماہر کوچہ تورک، مطبوعہ ۱۹۷۰ء، انقرہ۔

۹ہ 50 YILIN TURK EDEBIYATI - مرتبہ رووف مطلو آئے، ص ۱۱۸، (۱۹۷۳ء)

نلہ MILLI EDEBIYAT CEREYANIN ILK MUBESSIRLER

لله DIVAN EDEBIYAT ANTOLOJISI

اور فارسی عروض کے مطابق شعر کہتے تھے اس لیے ان کو ترکی میں دیوان کے دور کے شعرا کہا جاتا ہے۔ یہ کتاب ۱۹۳۲ء اور ۱۹۳۴ء میں شائع ہوئی۔

۹۔ تورک دیلی و ادبیاتی حقندہ اراشترمالر[۱۲]: اس کتاب میں سولھویں صدی سے پہلے کے ادب کے مختلف موضوعات پر نئی روشنی ڈالی ہے۔ کتاب ۱۹۳۴ء میں شائع ہوئی تھی۔

۱۰۔ تورک ساز شاعرلری (ترکی کے عوامی شاعر): یہ کتاب چار حصوں میں ہے اور اس میں بے شمار گمنام شعرا کا پہلی مرتبہ تعارف کرایا گیا ہے۔ کتاب پہلی مرتبہ ۱۹۴۰ء میں پھر ۱۹۶۲ء میں شائع ہوئی۔ صفحات کی کل تعداد ۸۲۴ ہے۔

۱۱۔ عثمانلی دولتی نن کورولوشو[۱۳] (دولت عثمانیہ کا آغاز): یہ کتاب جس میں عثمانی دولت کے ابتدائی دور کے بارے میں قیمتی اور نئی معلومات فراہم کی گئی ہیں، پہلی مرتبہ ۱۹۳۵ء میں فرانسیسی میں شائع ہوئی تھی[۱۴] اس کے بعد ۱۹۵۹ء اور ۱۹۷۲ء میں ترکی زبان میں شائع ہوئی۔

۱۲۔ ادبیات اراشترمالری[۱۵] (ادبی تحقیقات): یہ فواد کوپرولو کے مقالوں کا مجموعہ ہے جو ۱۹۶۶ء میں شائع ہوا۔ صفحات کی تعداد ۷۴۲ ہے۔

۱۳۔ اسلام مدنیت تاریخی (اسلامی تہذیب کی تاریخ): یہ کتاب تالیف نہیں ہے بلکہ بارتھولڈ کی تاریخ کا ترکی ترجمہ ہے جس میں فواد کوپرولو نے مفید حاشیوں کا اضافہ کیا ہے۔ کتاب پہلی مرتبہ ۱۹۴۰ء میں شائع ہوئی تھی۔ نیا ایڈیشن ۱۹۷۳ میں شائع ہوا۔ صفحات کی تعداد ۳۶۷ ہے۔

ان کتابوں کے علاوہ لیڈن سے شائع ہونے والی انسائیکلوپیڈیا آف اسلام میں انھوں نے کئی تحقیقی مقالے لکھے ہیں جن میں سب سے بسیط اور اہم مقالہ ترکی ادب سے متعلق ہے[۱۶]

---

[۱۲] TURK DILI VE EDEBIYATI HAKKINDA ARASTIRMALAR

[۱۳] OSMANLI DEVLETININ KURULUSU

[۱۴] CURRENT BIOGRAPHY ۱۹۵۳ء

[۱۵] EDEBIYAT ARASTIRMALARI

[۱۶] انسائیکلوپیڈیا آف اسلام (انگریزی) جلد چہارم ۱۹۳۱ء

لاہور سے شائع ہونے والی اردو دائرۃ المعارف میں اس مضمون کا مکمل ترجمہ موجود ہے۔

ترکی زبان میں جو انسائیکلو پیڈیا آف اسلام تیار کی جا رہی ہے[ےلہ] اس میں بھی فواد کوپرولونے مختلف موضوعات پر تیس سے زیادہ مقالے لکھے ہیں۔ ان میں سب سے بسیط مقالے چغتائی ادب کی تاریخ اور آذری زبان کے ادب کی تاریخ سے متعلق ہیں اور بالترتیب بڑے سائز کے ۵۳ صفحات اور ۳۲ صفحات میں پھیلے ہوئے ہیں۔ خوارزم شاہی خاندان کی تاریخ اور شاعر فضولی سے متعلق مقالے بھی بالترتیب ۳۱ صفحات اور ۲۲ صفحات میں پھیلے ہوئے ہیں۔ برعظیم پاکستان و ہند کی تاریخ کے بارے میں بھی مضامین موجود ہیں۔ یہ مضامین قطب الدین ایبک، بلبن، خاندان خلجی، فیروز تغلق، بابر اور ادیب عوفی سے متعلق ہیں۔ دو تفصیلی مضمون بیرق (جھنڈا) اور علم فقہ کے موضوع پر ہیں اور بالترتیب ۱۹ صفحات اور ۱۴ صفحات پر مشتمل ہیں۔ ترکی انسائیکلو پیڈیا میں ان کے دوسرے مضامین حسب ذیل موضوعات پر ہیں۔

ترک شاعر احمد پاشا برصامی، صوفی احمد یسیوی، شاعر احمدی، مشرقی ترکی کا خاندان ارتقید، شاعر اور ادیب عاصم آفندی، عاشق چلپی، عاشق پاشا، درویش عاشق پاشا زادہ، قبیلہ افشار، تذکرہ نویس دولت شاہ، صوفی حاجی بکتاش، چنگیز خان، شاعر غزالی اور حمدی۔ ان کے علاوہ بخشی، برید اور آلنجق (ALINCAK) کے عنوانات کے تحت بھی تین اہم علمی اور تحقیقی مضامین لکھے ہیں۔

ےلہ ISLAM ANSIKLOPEDISI